کچھ نمونہ ہم اخلاق مرزا کے ضمن میں آگے چلکر بتائینگے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ جس میں "تین سو دلائل" حقانیت اسلام پر لکھنے کا جُل دیکر مرزا صاحب نے اس کی پیشگی قیمت کسی سے ڈیڑھ سو روپیہ کسی سے سو کسی سے پچاس کسی سے پچیس اور سیکڑوں سے پانچ پانچ روپے وصول کرلی تھی۔ واقعی ایک بینظیر کتاب ثابت ہوتی۔ اس کے بینظیر و لاجواب ہونے پر اس سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہو سکتا ہے کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہؐ نے خواب میں آکر اس کی تعریف کی (ص ۲۴۸ حاشیہ براہین احمدیہ) مگر افسوس کہ یہ بے مثل کتاب عالم وجود میں نہیں آئی جس کا کچھ افسوس تو اُن کو ہوگا جن کا روپیہ یعنی قیمت کتاب مرزا صاحب ہضم کر گئے۔ اور زیادہ افسوس ہم کو ہے کہ اس کتاب کے پورا بلکہ ادھورا بھی نہونے کے باعث رسول اللہ صلعم پر اعتراض پڑ گیا کہ آپ نے ایک ایسی کتاب کی قبل از وقت تعریف کی جو کبھی دنیا میں ظاہر ہی نہ ہوئی تھی۔" (باقی دارد)

وید جملہ علوم و فنون کا مخزن ہی؟

"دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے"

آریوں کی تمنا اور دلی آرزو ہے کہ وید کو دنیا میں بحیثیت ایک جامع کتاب کی صورت میں پیش کریں۔ چنانچہ آج ہم ایک جدید مضمون "آریہ مسافر" سے نقل کرتے ہیں۔ اور اس پر عرصہ ہوا جو سوال کئے گئے تھے اُن کو بھی ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ "آریہ مسافر" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔

"وید کے متعلق سوامی دیانند جی کے آنے سے پہلے مشرقی اور مغربی علما مختلف رائے رکھتے تھے۔ اول تو مشرق میں وید کا پرچار ہی نہیں تھا اور نہ ہی وید کے عالم موجود تھے۔ کاشی آدی میں سنسکرت کے ودوان تو بہت ملتے تھے مگر

وید کا انہیں گیان نہیں تھا۔ کوئی ایک آدھ ودوان ملتا تھا، وہ بھی سمپورن وید کا گیاتا نہیں تھا۔ سائین اور مہی دھر کے وید بھاشیوں کے کارن وید کے یوگک ارتھ نہیں رہے بلکہ روڈھی ارتھ پر چلنت تھے۔

عام لوگوں کو وید کا نام تک نہیں آتا تھا۔ ایک پرکار سے لوگوں کو وید بالکل بھول گئے تھے۔ یہ اس کا ہی نتیجہ ہے کہ اس وقت بھی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہندو ایسے ہیں جنہیں وید کا نام تک نہیں آتا۔ دوسری طرف مغرب کے عالموں کا وید کے متعلق یہ خیال تھا کہ وید بچوں کی بلبلاہٹ ہے۔ اس میں جاہل اور جنگلی لوگوں کے گیت ہیں۔ روحانیت کی باتیں تو کیا ایسی معمولی علم وہنر یا سائنس کی بھی کوئی بات نہیں ہے۔

ایسے وقت میں سوامی دیانند جی کا آگمن ہوا۔ سوامی جی نے برہمچریہ پوروک وید ودیا کو پڑھا اور وید کے سب انگ اُپانگ پر عبور حاصل کیا اور بتلایا کہ وید کل علوم وفنون کا خزانہ ہیں اور دنیا کے اندر جتنا دھرم اور گیان کا پرچار ہے وہ سب وید کے دوارا ہی ہوا ہے۔ وید پرماتما کا گیان ہے جو انسان کی پیدائش کے ساتھ پرماتما نے دنیا کے انسانوں کو دیا ہے۔

یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وید میں سب پرکار کی ودیائیں ہیں سوامی جی مہاراج نے ویدوں کا بھاشیہ کیا۔ اور اس سے پہلے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا لکھی۔ اس پستک میں وید کے پرمانوں سے وید منتروں کے ارتھ کرکے بتلایا کہ وید میں انسانی جماعت کے ہر طبقہ اور درجہ کیلئے ہدایت نامہ موجود ہے۔ وید میں تمام علوم وفنون سائنس علم جوتش وغیرہ کا ذکر ہے۔" (آریہ مسافر جون ۳۲ء)

مرقع آریوں کا یہ دعوے بہت پرانا ہے جسے سُنکر ایک محقق کے تین اشتہار شائع ہوئے تھے۔ جن کا جواب آریوں کی طرف سے نہیں ملا۔ وہ اشتہار حسب ترتیب درج ذیل ہیں۔

اشتہار بغرض جواب

"میں خدائی احکام کا متلاشی ہوں۔ میرا ایک لڑکا بیس سالہ اور ایک

لڑکی سولہ سالہ ہے۔ مجھے ان دونوں کے رشتے تلاش کرنے میں تکلیف ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کی آپس میں شادی کر دوں۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟ جو صاحب مجھے ایسا کرنے سے منع کریں مہربانی کر کے وہ اپنے ہاں کی الہامی کتاب (ایشور کرت پستک) سے حوالہ دیں تو مان لونگا ورنہ زبانی جمع خرچ کا میں روادار نہیں"

(راقم ایک متلاشی حق)

دوسرا اشتہار

"سب سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ میرے ہاں ایک جوان لڑکی قابل شادی ہے۔ اُس کی ماں مرچکی ہے۔ میں بھی ابھی جوان ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس جوان لڑکی کو اپنے ہی پاس رکھوں۔ کیا ایسا کرنا مجھے پرماتما کی اور (طرف) سے منع ہے؟ مہربانی کر کے کوئی وید منتر سنائیے"

(راقم ایک ست اسَت کا نرنہ کرنے والا)

تیسرا اشتہار

"میں ایک جوان آدمی ہوں میری والدہ بیوہ ہے جو ابھی جوان ہے۔ ہم دونوں کو ایک دوسرے کی حاجت ہے۔ ہمارا منشاء ہے کہ ہم آپس میں ہمیشہ کیلئے ملاپ رکھیں۔ کیا کوئی صاحب ہم کو کسی الہامی کتاب سے پرماتما کا حکم بتا سکتے ہیں کہ ایسا کرنا ہم کو منع ہے؟

(راقم الہامی کتاب کو ماننے والا)

ان سوالوں کے جواب سالہا سال گذرنے پر بھی آریوں کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھے۔ ہاں قرآن مجید سے ان کے جوابات ہم نے دئے ہوئے ہیں۔ (دیکھو رسالہ القرآن العظیم) کیا آریہ مسافر کا نامہ نگار یا خود فاضل اڈیٹر مشتہر کو حسب خواہش اُس کے سوال کے جواب دینگے؟ (دیدہ باید)